This question paper contains 3 printed pages]

Roll No. | | | | | | | | | | | |

S. No. of Question Paper : **8261**

Unique Paper Code : **12141302** **GC**

Name of the Paper : **Special Study of Hali**

Name of the Course : **B.A. (H) URDU**

Semester : **III**

Duration : **3 Hours** Maximum Marks : **75**

(Write your Roll No. on the top immediately on receipt of this question paper.)

نوٹ :- پانچ سوالوں کے جواب لکھئے۔ پہلا اور دوسرا سوال لازمی ہے۔

ا- درج ذیل میں سے کسی ایک اقتباس کی تشریح مع سیاق وسباق کیجئے۔

(الف)

مرزا ازراہِ عجز وانکسار کہا کرتے تھے کہ قصائد کی تشبیب میں تو میں بھی جہاں عرفی وانوری پہنچتے ہیں اُفتاں وخیزاں پہنچ جاتا ہوں؛ مگر مدح وستائش میں مجھ سے ان کا ساتھ نہیں دیا جاتا مرزا کا یہ کہنا بالکل صحیح معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ جو زوران کی تشبیوں میں پایا جاتا ہے وہ مدح میں آکر باقی نہیں رہتا مگر ہم اس کو اُن کے نقص شاعری پر محمول نہیں کرتے بلکہ غایت درجہ کی سلامت ذہن اور استقامت طبع کی دلیل جانتے ہیں۔ جھوٹی اور بے اصل باتوں کا چمکانا، اور زمین وآسمان کے قلابے ملانا اور مبالغہ واغراق کا طوفان اُٹھانا فی الحقیقت شاعری کا کمال نہیں ہے؛ بلکہ جس قدر اس کی طبیعت ان باتوں سے اِبا کرتی ہے اس قدر جاننا چاہیے کہ وہ شاعری سے زیادہ مناسبت رکھتا ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ مرزا کی ساری عمر قصیدہ گوئی اور مداح سرائی میں گزری، کیونکہ ضرورت انسان سے سب کچھ کراتی ہے فی الحقیقۃ جیسا کہ ہم آگے بیان کریں گے ان کو بھٹی کرنے کا طریقہ جیسا کہ چاہیے ویسا نہیں آتا۔

P.T.O.

(ب)

مرزا پر تقریضوں کی بے انتہا فرمائشیں ہوتی تھیں۔اور جیسا کہ ظاہر ہے تعریف کی مستحق فی الحقیقت بہت ہی کم کتابیں ہوتی تھیں۔ مرزا کی طبیعت چونکہ صلح اور مرنج ومرنجان واقع ہوئی تھی وہ کسی سے انکار تو نہیں کرتے تھے مگر تقریظ نگاری کا اُنہوں نے ایسا طریقہ اختیار کیا تھا کہ کوئی بات راستی کے خلاف بھی نہ ہو اور صاحب کتاب خوش بھی ہو جائے۔ بہت سا حصہ تمہید میں؛ یا مصنف کی ذات اور اس کے اخلاق، یا اُس کی محبت اور دوستی کے بیان، یا اور لطیف پاکیزہ باتوں کے بیان میں جو بے محل نہ ہوں ختم ہو جاتا تھا اخیر میں کتاب کی نسبت چند جملے جو اصلیت سے خالی نہ ہوتے تھے اور مصنف کے خوش کرنے کے لیے کافی ہوتے تھے، لکھ دیتے تھے۔اسی وجہ سے بعض اوقات ایسا بھی ہوتا تھا کہ لوگ مرزا سے شکایت کرتے تھے کہ آپ نے ستائش میں مضائقہ کیا ہے۔

2- درج ذیل میں سے کسی ایک حصہ کی تشریح مع سیاق وسباق کیجیے۔

(الف)

کسی نے یہ بقراط سے جا کے پوچھا   مرض تیرے نزدیک مہلک ہیں کیا کیا
کہا "دکھ جہاں میں نہیں کوئی ایسا   کہ جس کی دوا حق نے کی ہو نہ پیدا
مگر وہ مرض جس کو آسان سمجھیں
کہے جو طبیب اس کو ہذیان سمجھیں
سبب یا علامت گر اُن کو سوجھائیں   تو تشخیص میں سو نکالیں خطائیں
دوا اور پرہیز سے جی چرائیں   یوں ہی رفتہ رفتہ مرض کو بڑھائیں
طبیبوں سے ہرگز نہ مانوس ہوں وہ
یہاں تک کہ جینے سے مایوس ہوں وہ"

(ب)

نہ آب و ہوا ایسی تھی روح پرور   کہ قابل ہی پیدا ہوں خود جس سے جوہر
نہ کچھ ایسے سامان تھے واں میسر   کنول جس سے کھل جائیں دل کے سراسر

نہ سبزہ تھا صحرا میں پیدا نہ پانی
فقط آبِ باراں پہ تھی زندگانی
زمین سنگلاخ اور ہوا آتش افشاں لوؤں کی لپٹ بادِ صر صر کے طوفاں
پہاڑ اور ٹیلے سراب اور بیاباں کھجوروں کے جھنڈ اور خارِ مغیلاں
نہ کھیتوں میں غلہ نہ جنگل میں کھیتی
عرب اور کل کائنات اُس کی یہ تھی

3- الطاف حسین حالؔی کی سوانح اور شخصیت پر روشنی ڈالیے۔

4- ''یادگارِ غالبؔ میں غالبؔ کی کن نمایاں خصوصیات کو بیان کیا گیا ہے؟ لکھئے۔

5- حالؔی کی نظم نگاری پر اظہار خیال کیجئے۔

6- ''مسدس حالی'' پر تنقیدی روشنی ڈالیے۔

7- حالؔی کی نثر نگاری پر اظہار خیال کیجئے۔

8- بحیثیت سوانح نگار حالؔی کی امتیازی خصوصیات بیان کیجئے۔